سوال

(129) بے نماز کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سانگلہ ہل سے ملک عبدالستار لکھتے ہیں کہ بے نماز کے ہاتھ سے پکی ہوئی چیز کھانا جائز ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کا پس منظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ متعدد احادیث کے مطابق بے نماز کافر ہے تو کیا کفر کے مرتکب انسان کے ہاتھوں پکی ہوئی چیز استعمال کی جاسکتی ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ کفر اور بندے کے درمیان نماز کا پردہ ہے۔'' یعنی اگر نماز کو ترک کردیا جائے تو کفر کی حدیں انسان سے مل جاتی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ بندے اور کفر و شرک کو باہمی شیر و شکر کردینے والی چیز نماز کا ترک کردینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ائمہ دین نے بے نماز کا تلوار سے سر قلم کردینے کا حکم دیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نماز چھوڑنے سے جو کفر لازم آتا ہے وہ کون سا کفر ہے؟ کیا ایسا کفر ہے جس کے ارتکاب سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے یا ''کفر دون کفر'' کی قسم سے ہے۔ جس کے ارتکاب سے انسان دائرہ اسلام سے تو خارج نہیں ہوتا، البتہ کبیرہ گناہ کا سزاوار ٹھہرتا ہے۔ ہمارے نزدیک تارک نماز کفر کا مرتکب ضرور ہوتا ہے مگر یہ کفر اسے اس مقام پر نہیں پہنچاتا جہاں وہ اسلام لانے سے پہلے تھا۔ چنانچہ حدیث میں ہے: ''پانچ نمازوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے جو شخص اچھی طرح وضو کرکے بروقت انہیں ادا کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ ان کے رکوع وسجدہ کو اعتدال سے بجا لاتا ہے خشوع وخضوع کو بھی برقرار رکھتا ہے ایسے نمازی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے ضرور معاف فرمائے گا، اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو وہ اللہ کی مشیت کے تحت ہے اگر چاہے تو معاف کردے چاہے تو سزا دے۔ (مسند امام احمد: 5/322)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا تارک ایسے کفر کا مرتکب نہیں ہوتا جس سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے کیوں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے والا اللہ کی مشیت کے تحت نہیں بلکہ انہیں تو یقیناً جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔

اس وضاحت کے بعد ترک نماز ایک سنگین جرم ہے لیکن اس کی پکی ہوئی چیز استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ خاوند بے نماز بیوی سے اس قسم کا احتجاج کرسکتا ہے تاکہ اس کا دماغ درست ہوجائے۔ عام لوگوں کے متعلق اس قسم کا ضابطہ عمل میں لانا بہت مشکل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک یہودی عورت کے گھر سے کھانا تناول فرمایا تھا۔ جبکہ اس نے آپ کو دعوت طعام دی تھی اور کھانے میں سخت قسم کا زہر بھی ملادیا تھا۔ اس طرح کے متعدد واقعات کتب حدیث میں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے ساتھ قلبی تعلقات تو نہیں رکھے جاسکتے، البتہ دیگر روابط قائم کیے جاسکتے ہیں جبکہ مقصود انہیں اسلام کے قریب کرنا ہو، کھانا وغیرہ اسی قسم سے ہے۔ لہذا صورت مسؤلہ میں بے نماز کے ہاتھ سے پکی ہوئی چیز استعمال کی جاسکتی ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:159